سوال

(22) آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کےلیے صلوۃ جہریہ میں کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کےلیے صلوۃ جہریہ میں کہنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں؟ اوراس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر کہنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے ' جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے

ن ابی ہریرۃ قال : کان رسول اللہ صلعم اذافرغ من قراۃ القرآن رفع صوتہ وقال امین۔رواہ الدار قطنی وحسنہ والحاکم۔وصحہ کذافی بلوغ المرام

عن وائل بن الحجر قال : سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قراغیر المغضوب علیھم ولاالضالین وقال آمین ومدبھا صوتہ۔رواہ الترمذي

پس ان دونوں حدیثوں سے آمین بالجبر کہنا امام کاثابت ہوا ۔ لیکن منفرد پس حکم منفرد اورامام کا ہر چیز میں واحد ہے ' جیسا کہ احادیچ صحیحہ میں مرفوعہ سے ثابت ہے ۔ پس جبکہ ثابت ہوااورواسطے امام کے ،ثابت ہواواسطے منفرد کے باقی رہاحکم مقتدی کا پس لکھتا ہوں میں کہ مقتدی کا بھی آمین پکارکر کہنا حدیث مرفوع سے مستبط ہے ۔ اس واسطے کہ رویت ہے حضرت ابن عباس سے ۔

قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ماحسد تکم الیھود علی شئی ماحسد تکم علی (امین) فاکثروامن قول (آمین) رواہ ابن ماجہ

یعنی فرمایا حضرات نے کہ نہیں حسد کیا یہود نے تم لوگوں کے ساتھ کسی فعل کے کرنے سے جس قدرکہ حسد کرتے ہیں تم لوگ آمین کہنے سے ۔ پس بہت کثرت کروآمین کہنے کی ۔

اورظاہر ہے کہ جب تک آمین بالجہر کہی نہ جاوے اور کانوں تک یہود کے آوازاس کی نہ پہنچے جب تک صورت حسد کی نہیں ہوسکتی ۔

اورامام بخاری نے باب جہر الاماموم بالتامین میں روایت کی ہے ۔

عن باي ہریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال اذاقال الامام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین فقولوا (امین فانہ قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔رواہ البخاري

پس لفظ "قولوا" سے جہر قول بالتامین مراد ہے ۔ اورمویداس کے ہے عمل حضرت ابوہریرہ کا کہ روایت کیا اس کو شیخ بدرالدین عینی نے کتاب ع مدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں

بیہقی سے ۔

وکان ابوھریرۃ مؤذنا لمروان ' فاشترط ان لایسبقہ بالضالین حتی یعلم انہ قد دخل فی الصف فکان اذا قال المروان ولاالضالین قال ابوہریرۃ "امین یمدبہا صوتہ' وقال : اذاوافق تامین اھل الارض تامین اھل السماء غفرلھم' رواہ البیہقی کذافی العینی

اورامام ترمذی بعد روایت حدیث وائل بن حجر کے فرماتے ہیں

قال ابوعیسی حدیث وائل بن حجر حدیث حسن' وبہ یقول غیراحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولایخفیھا' وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق انتہی
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص153

محدث فتویٰ